الموحدین ویب سائٹ ٹیم پیش کرتے ہیں

نُخبَةُ الإعلامِ الجِهادِيّ قِسمُ التَّفرِيغِ وَالنَّشرِ کی پیشکش

رسالة إلى

أهل العلم والدعوة

للشيخ

أبي حيّان عاصم حفظه الله

أحد أعيان التنظيم وعضو الهيئة الشرعية

اہل علم ودعوت کے نام پیغام



اسلامی لائبریری

صفر 1432ھ | 2-2011م

المو حدین ویب سائٹ ٹیم پیش کرتے ہیں

نُخْبَةُ الإِعْلامِ الجِهَادِيّ قِسْمُ التَّفْرِيغِ وَالنَّشْرِ کی پیشکش

رسالة إلى أهل العلم والدعوة

اہل علم ودعوت کے نام پیغام

الشيخ مجاهد ابوحيان عاصم حفظه الله

الصادرة عن مؤسسة الأندلس للإنتاج الإعلامي

29 صفر 1432 هـ 2011/2/5 م



مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان

Website: http://www.muwahideen.co.nr

Email: salafi.man@live.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہل علم و دعوت کے نام پیغام

الشیخ مجاھد ابوحیان عاصم حفظہ اللہ

الحمد للہ کہ جس نے ہمارے لیے دین کو مکمل کیا اور ہم پر اپنی نعمت کو پورا کیا۔ اور ہمارے لیے اسلام کو دین کے طور پر پسند کیا۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ لَااِلٰہ اِلّا اللّٰہ(اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں) ایسی گواہی کہ جسے ہم اُس دن کے لیے ذخیرہ بناتے ہیں کہ جس دن ترازو قائم کیے جائیں گے اور اعمال نامے کھولے جائیں گے اور جس دن اہل ایمان واستقامت کے چہرے سفید ہوں گے جبکہ اہل بدعت وگمراہی کے چہرے سیاہ ہوں گے۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ مُحمَّداً عَبدُہ ورسوْلُہ (محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں) جسے اس کے رب نے ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اسے تمام ادیان پر غالب کر دے خواہ یہ مشرکوں کو برا لگے۔

لہٰذا آپ نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا اور اُن پر اس کی حجت لازم کر دی۔ اور اُن کے لیے اس کی شریعت کو واضح کر دیا۔ اور اُن پر اس کی کتاب کو تلاوت کیا کہ جس میں اس کے حلال وحرام اور احکام ونواہی ہیں حتیٰ کہ اُس نے انہیں ایسی روشن راہ پر چھوڑا کہ جس کی رات بھی اس کے دن کی مانند روشن ہے اور اس سے صرف کوئی ہلاک ہونے والا ہی بھٹک سکتا ہے۔ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وَاَصحابہ جنہوں نے آپ کے دین کو قائم کیا اور آپ کی شریعت کی دعوت دی اور آپ کے دشمنوں سے جہاد کیا۔ امّا بعد

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔۔۔۔۔۔۔۔

مغرب اسلامی کے ممالک میں "قاعدۃ الجہاد" کی شرعی کمیٹی کی جانب سے مغرب اسلامی کے علاقوں میں ہمارے معزز و محترم بھائیوں، بیٹوں، مساجد کے ائمّہ اور خُطباء اور حق کے داعیوں اور قرآنی دروس، مدرسوں، یونیورسٹیوں میں شرعی علم کے طالبعلموں کی خدمت میں!۔۔۔

ہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے دین کی زبان ومال اور ہاتھ کے ساتھ نُصرت کے فریضے کے قیام کی انہیں دعوت دیتے اور انہیں نصیحت کرتے ہیں تاکہ اللہ کا کلمہ بلند ہو اور اس کی شریعت بندوں پر حاکم ہو۔ خاص طور پر میں انہیں یہ دعوت پیش کرتا ہوں کیونکہ اہل قرآن ہی اللہ والے اور اس کے خاص بندے ہیں اور اہل قرآن ہی آخرت والے ہیں اور وہی سب سے زیادہ اس چیز کے لائق ہیں کہ وہ اپنے اعمال میں اللہ کے لیے اپنے اخلاص اور اپنے ایمان کی صداقت کی دلالت کے لیے بھلائی کے کاموں کی فرصتوں کو غنیمت جانیں۔ اور اپنے رب سے اس ڈر سے کہ کہیں آخرت کے روز قرآن اُن کے خلاف حجت نہ بن جائے۔ اور اس میں تو کوئی شک نہیں کہ علم کا نتیجہ ہی اس پر عمل کرنا اور اُسے لوگوں تک پہنچانا اور دین وعقیدے کی حفاظت اور اُن کا دفاع کرنا اور باطل پر چلنے اور اس کی طرف مائل ہونے والوں کے شبہات کا ردّ کرنا اور مُرتدوں اور مشرکوں کے خلاف جہاد کرنا ہے۔ اللہ آپ کی حفاظت کرے۔ یاد رکھیے کہ مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمتوں میں سے ایک یہ ہے کہ اُس نے انہیں دین اسلام کے لیے مخصوص کر دیا جو کہ تمام ادیان سے بہتر، افضل اور پاک ترین دین ہے۔ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی مصطفی ﷺ کو بھیجا۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اس کی اُمت کے لیے ایسی شریعت کو چُنا کہ جو اُس کے احوال کے مناسب اور اس کے کمال کے مطابق ہو۔ اور اس اُمت کا کمال اور اس کا تخصص صرف اِس دین کے قیام کے ساتھ مشروط ہے لہٰذا اگر دین اسلام نہ ہوتا تو اس اُمّت سے کوئی بھی بلند نہ ہوتا۔ لہٰذا سعادت کی کنجی اور کمال کا محور اس میں ہے کہ جو اس کتاب کریم میں ہے اور جن چیزوں توحید واعمال واخلاق اور آداب کی اس نے دعوت دی ہے۔ اور ہمت حق کی طبیعت یہی ہے کہ شروع میں اس کی راہ میں گمراہی اور بھاؤ تاؤ کرنے والوں کی دعوتوں کی رکاوٹیں پیش آتیں ہیں۔ لہٰذا یہ مشرک قریش ہیں کہ جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے آباء کے دین کی اِتباع کرنے کی دعوت دی تو رب العالمین نے اپنے اس فرمان کے ساتھ اُن کا جواب دیا۔

﴿ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَى شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ۔ إِنَّهُمْ لَن يُغْنُوا عَنكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا﴾ (الجاثیہ ۱۸۔۱۹)

پھر ہم نے آپ کو دین کی (ظاہر) راہ پر قائم کر دیا، سو آپ اسی پر لگے رہیں اور نادانوں کی خواہشوں کی پیروی میں نہ پڑیں (یاد رکھیں) کہ یہ لوگ ہرگز اللہ کے سامنے آپ کے کچھ کام نہیں آسکتے۔

اور یہ بنی یہود کا ایک گروہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پاس آیا آپ کو اپنے دین سے فتنے میں ڈالنے کے لیے تو جب انہوں نے آپ سے اللہ کی نازل کردہ شریعت کے غیر سے فیصلہ کرنے کا مطالبہ کیا تو آپ نے انکار کر دیا۔ تو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نازل ہوا:

﴿وَأَنِ احْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ أَن يَفْتِنُوكَ عَن بَعْضِ مَا أَنزَلَ اللَّهُ إِلَيْكَ﴾ (المائدہ ۴۹)

آپ ان کے معاملات میں اللہ کی نازل کردہ وحی کے مطابق ہی حکم کیا کیجئے، ان کی خواہشوں کی تابعداری نہ کیجئے اور ان سے ہوشیار رہیے کہ کہیں یہ آپ کو اللہ کے اتارے ہوئے کسی حکم سے ادھر ادھر نہ کریں۔

پھر یہودیوں کے کچھ لوگ یہ دعوی کرنے لگے کہ کوئی دین یہودیت سے بہتر نہیں اور کچھ دوسرے عیسائیوں کے لوگ یہ دعوی کرنے لگے کہ نصرانیت سے بہتر کوئی دین نہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نازل ہوا:

﴿إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ﴾ (آل عمران ۱۹)

بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین اسلام ہی ہے۔

اور شیطان کی تمام خواہشات کے خاتمے اور مشرکوں کی اتباع کو روکنے کے لیے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نازل ہوا۔

﴿وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾

جو شخص اسلام کے سوا اور دین تلاش کرے، اس کا دین قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہو گا (آل عمران ۸۵)۔

پھر اس اُمت کے عظیم ترین اجتماع کا دن حجۃ الوداع آیا اور پھر اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے ذریعے لوگوں کو ایک عظیم خبر ملی:

﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الإِسْلامَ دِينًا﴾ (المائدہ۔۳)

آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کر دیا اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہو گیا۔

اور صاحب رِسالت ﷺ کی مہربانی کا درجہ اس روایت سے مزید بڑھ جاتا ہے کہ جسے حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر لوگوں سے خطاب کیا۔ اور فرمایا:

"بلاشبہ شیطان اس بات سے تو مایوس ہو گیا کہ تمہاری زمین پر اُس کی عبادت کی جائے لیکن وہ اس بات سے راضی ہو گیا کہ اس کے علاوہ تمہارے اُن اعمال میں کہ جنہیں تم حقیر جانتے ہو اس کی اطاعت کی جائے۔ لہٰذا خبردار رہو اور بچو۔ بلاشبہ میں تمہارے پاس ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر تم نے اسے مضبوطی سے تھامے رکھا تو تم ہرگز گمراہ نہ ہو گے: اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت"۔

اور جو امام طبرانی نے کتاب " الکبیر" میں ابو شریح الخزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا:

"خوشخبری ہو تمہیں۔۔۔! کیا تم گواہی نہیں دیتے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں؟ تو (صحابہ رضی اللہ عنہم نے) کہا کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ قرآن

ایسی رسَّی ہے کہ جس کی ایک طرف اللہ کے ہاتھ میں ہے اور دوسری تمہارے ہاتھوں میں لہٰذا اسے مضبوطی سے پکڑو تو بلاشبہ تم اس کے بعد کبھی بھی ہر گز گمراہ نہ ہوگے اور ہر گز ہلاک نہ ہوگے "۔

لہٰذا دین اسلام کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے جو احکام آئے ہیں وہ بندوں کے مفادات اور زندگی کے تمام شعبوں کو شامل کرتے ہیں خواہ ان میں جو فکر واعتقاد سے مخصوص ہوں یا ان میں سے عبادات وشعائر سے متعلق ہوں یا جو اخلاق ومعاملات سے تعلق رکھتے ہوں یا ان میں سے جو فردی، اجتماعی اور ملکی تعلقات منظم کرنے سے متعلق ہوں یا اسی طرح کے دوسرے۔ تو ان سب کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کا وہ منہج (دین) کرتا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں کے لیے پسند کیا ہے۔ اور اللہ کی شریعت میں سے کسی چیز کا انکار اور اسے کسی دوسری چیز سے تبدیل کرنے کا واضح مطلب یہ ہے کہ یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی الوہیت کا انکار اور زمین میں اللہ کی بادشاہی پر حملہ اور الوہیت کا دعوی ہے اور یہ دعوی اس (الوہیت) کی سب سے بڑی خاصیت کے دعوی کی وجہ سے ہوتا جو یہ ہے کہ: شریعت سازی مخلوق کا حق ہے۔

لہٰذا اے ہمارے معزز بھائیو اور بیٹو۔۔۔! اسلام صرف خالی دعوے کا نام نہیں کہ جس کا اعلان کیا جائے اور نہ صرف چند شعائر جیسے نماز، حج روزے کا نام ہے بلکہ یہ تو بندوں کے تمام معاملات میں اس کی کتاب کی حکومت اور اس کی شریعت کی اتباع کے ساتھ خود کو مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کے سامنے سر خم تسلیم کر دینا اور مکمل اطاعت وفرمانبر داری کے ساتھ خود کو اُس کے سپرد کر دینا ہے۔

قُرون اولیٰ کی اُمت مسلمہ نے اسلام کے اس صحیح مفہوم کو اپنایا تو انہوں حقیقی سعادت، امن وامان اور آسودہ زندگی کی نعمت کو حاصل کیا یہاں تک کہ اُس پر یورپی صلیبی استعمار حملہ آور ہوا اور اپنے ساتھ ہلاکت خیز فتنے اور اپنے فضول کاموں کی مصیبت لایا کہ جس نے مسلمانوں سے اللہ کی شریعت کے احکام کو ہٹا دیا اور انہیں اپنے شرکیہ قوانین سے بدل دیا۔ اور جب صلیبیوں نے اپنے خبیث اہداف حاصل کر لیے تو وہ نکلے لیکن اپنے پیچھے ایسے لوگوں کو چھوڑ گئے کہ جنہوں نے اُن کے اسکولوں میں تربیت حاصل کی اور جو ان کے شرکیہ اور شر وفساد کے چشموں سے سیراب ہوئے۔ اس طرح یہ مصیبت زدہ امت مسلمہ اپنی غفلت کے باعث ایسے مرتد گروہ کی محکوم بن گئی کہ جنہیں اللہ

تعالیٰ نے نوراسلام کی بصیرت سے اندھا کررکھا تھا اور ان کے دلوں اور عقلوں پر مہریں لگا دکھیں تھیں لہٰذا انہیں اسلامی احکام کی کچھ سمجھ نہیں تھی اور نہ بندوں کی پیدائش کی حکمت کو سمجھ سکے ماسوائے اس کے کہ ان کے اندر حکمرانی کی محبت اور شہرت اور اس کے پیچھے ان کے پیٹوں اور شرم گاہوں کی شہوتیں تھیں۔ یہی لوگ زمین میں اہل شر وفساد تھے۔ جنہوں نے اُمت مسلمہ کے معاملات کو اپنے ہاتھ میں لے کر اس اُمت کے کلیجے میں خنجر گھونپ دیا اور یوں وہ اپنی زبان حال سے کہہ رہے تھے کہ دین اسلام ناقص ہے جس کی تکمیل کی ضرورت ہے اور ایسا قاصر ہے کہ جس میں اضافے کی ضرورت ہے۔(نعوذباللہ)

اور ان کا یہ گمان ہے کہ وہ بندوں کی مصلحت کو اللہ تعالیٰ سے زیادہ جانتے ہیں، اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کی شریعت ترقی یافتہ زندگی کے لائق نہیں اور یہ کہ وہ اللہ کی شریعت سے زیادہ مثالی شریعت بنانے کے اہل ہیں، تمام نواقض ایمان کا ارتکاب کرتے ہیں دین حق کو بڑی بے حیائی اور بدترین جرأت کے ساتھ چیلنج کرتے ہیں، رحمن کی شریعت کے خلاف جرأت کرتے ہوئے رب العالمین کی جلالت وعظمت میں عیب جوئی کرتے ہوئے ان گمراہوں نے یہ اندازہ نہیں لگایا کہ انہوں نے اپنی حماقت کی وجہ سے ہلاکت کاراستہ اختیار کیاہے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ سے کھلی دشمنی اور ان مسلمانوں سے بھی کھلی دشمنی کاراستہ اختیار کیاہے کہ جن کا معاشرہ مرتد حکمرانوں کے سائے تلے ہے اور اس کی اولادیں یہودیوں اور صلیبیوں کے قصے واموال کی فراوانی کے باوجود عذاب وبدبختی کی زندگی گزار رہے ہیں۔ لہٰذا اس دین کے حامل اور محافظ ہمارے بھائیو اور بیٹو۔۔۔! اس چیز میں شک نہ کرو کہ تمہارے ان حکمرانوں اور ان کے چیلوں نے خود کو ربّ بنالیا کہ جن کی زمین میں اللہ کے علاوہ عبادت کی جاتی ہے۔ اور وہ اس طرح کہ لوگوں کو اس بات کا شعور نہیں کہ جو یہ (حکمران) حرام وحلال کی شریعت سازی کرتے ہیں۔ لہٰذا امام احمد اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہما نے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت کیاہے کہ " وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حالت میں آئے کہ عدی کی گردن میں چاندی کی صلیب تھی اور وہ سورہ التوبہ کی یہ آیت پڑھ رہے تھے:

﴿ اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ ﴾ (التوبۃ۳۱)

ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور درویشوں کو اپنا رب بنالیا ہے۔ اور مریم کے بیٹے مسیح کو۔

انہوں نے کہا کہ میں نے (رسول اللہ ﷺ سے) کہا کہ انہوں نے تو ان کی عبادت نہیں کی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"کیوں نہیں بلاشبہ انہوں نے ان پر حلال کو حرام کیا اور حرام کو حلال تو ان (یہودونصاری) نے اُن (احبارورھبان) کی پیروی کی تو یہی اُن کی ان (احبارورھبان) کے لیے عبادت ہے"۔

اور کسی مسلمان کو اس بات سے جاہل نہیں ہونا چاہیے کہ ہر معاملے کو مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹانا چاہئے اور اسی اکیلے اللہ کو ہر چیز کا حاکم تسلیم کرنا چاہئے۔ بعینہ یہی ایسی عبادت ہے کہ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اس میں سے کچھ بھی کسی دوسرے (غیر اللہ) کے لیے نہ رکھا جائے۔ لہٰذا بندے سے لا الہ الا اللہ کی گواہی صرف اُسی صورت میں قبول ہوتی ہے کہ جب وہ طاغوت اور اس کے ماننے والوں کا انکار (کفر) کرے اور ان سے برأت کا اعلان بھی کرے۔ جیسا کہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"بلاشبہ انسان کے لیے دوراستے کھلے ہیں، تیسرا کوئی راستہ نہیں، لہٰذا یا تو وہ اللہ تعالیٰ کی عبودیت اختیار کرے یا پھر یہ کہ وہ اس عبودیت کا انکار کردے جس کے نتیجے میں لازمی طور پر وہ غیر اللہ کی عبودیت میں جا گرے گا"۔

اس طرح آج امت محمدیہ ﷺ میں اس کے اپنے مرتد بیٹوں کے دین اسلام کے منافی شریعتیں گھڑنے کیوجہ سے اتباع (پیروی) واطاعت (فرمانبرداری) کا شرک جڑیں پکڑ گیا۔ لہٰذا ایسے تمام قوانین ودساتیر اور نظام کہ جو مُرتدوں اور لادین لوگوں کے نزدیک ان کی امت کی ترقی وخوشحالی اور آبادی کی علامت ہیں جن کا پارلیمنٹ اور سینیٹ فیصلہ کرتیں ہیں اور جن کا اعتراف دوسری جماعتیں، کمیٹیاں، احزاب اور مجالس کرتیں ہیں اور پھر انہیں اللہ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی سنت پر مقدم کرتے ہیں۔ ایسی شریعتیں کہ جن سے یہود اور صلیبی نصاری کی مکمل رضامندی حاصل ہوتی ہے آج فرانس کے چیلے جن پر فخر کرتے اور اسے وطن کی عزت وکمائی شمار کرتے ہیں

اور اسی کے لیے الولاء والبراء (دوستی ودشمنی) اختیار کرتے ہیں اور پھر ان (قوانین) کو عدالتیں پورے اخلاص کے ساتھ لاگو کرتیں ہیں جبکہ ان کی فوجیں ان کی اس حد تک حفاظت کرتیں ہیں کہ ان کی خاطر مرجاتیں ہیں یہ ایسی شریعتیں ہیں کہ جن کے نفاذ اور تقدس کرنے میں کسی قسم کی سستی نہ کرنے پر ذمہ داروں (عہدیداروں) سے حلف لیے جاتے ہیں حالانکہ ان میں حرام چیزوں کو حلال کیاجاتاہے جیسے سود زنا، زنا کے اڈے، شراب، اسلام سے ردّت اختیار کرنا، الحاد، اباحیت، فواحش، برے کام اور مشرکوں وملحدوں سے دوستیاں اور ان کی محفلوں میں شرکت اور ان حرام چیزوں کی فہرست کہ جنہیں مباح قراردے دیا گیااور وہ حلال چیزوں کہ جنہیں ممنوع اور خطرناک قرار دیاجاتا ہے کی فہرست بڑی لمبی ہے۔

انہوں نے خبیث صلیبیوں کا یہ قول مسلمانوں کے درمیان مشہور کردیا کہ " سیاست میں دین کا کوئی دخل نہیں اور نہ دین میں سیاست کا" یعنی دین کو حکومت سے علیحدہ کرنا جو کہ اپنی حقیقت واصلیت میں شرک ہے۔

لہٰذا اللہ تعالیٰ کے دین کو معاشرے کے معاملات اور حکومتی امور سے الگ کرنے سے مسلمانوں کے معاملات میں بدترین تباہی وبربادی پیدا ہوئی جس سے کافر قوموں کے سینے ٹھنڈے ہوئے۔ لہٰذا نہ تو مسلمانوں کے دین کا معاملہ سیدھا ہوا اور نہ ان کی دنیا بہتر ہوئی۔ اس طرح اُمت کے میدان سیاست سے شریعت مطہّرہ کا کردار بالکل ختم ہوگیا جس میں اس کے حکام کو امر ونہی، رہنمائی ونصیحت اور ان کی بازپرس سب شامل ہے اس کے مقابلے میں اہل شرّ وفساد ظاہر ہوئے اور انہوں نے معاملات چلانے کے اختیارات اپنے ہاتھ لے لیے۔ لہٰذا مرتدوں کے ان قوانین ودساتیر میں ان مرتدوں ملحد اور زندیق اشخاص کو حقوق دیے گئے کہ جو درحقیقت اس دنیا میں زندہ رہنے کا حق بھی نہیں رکھتے۔ انہیں حکومت سے اہم ترین عہدوں اور منصوبوں اور مسلمانوں کے عام مفادات کے اداروں کا حق دار بنادیا گیا۔

اور انہی شرکیہ قوانین کے تقاضے کے مطابق اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان نہ رکھنے والی ملحد عورتیں عام مسلمانوں کی صدارت کے لیے منتخب ہونے لگیں جس کے لیے انہوں نے ہمارے نبی ﷺ کی وہ حدیث بھی دیوار پر دے ماری کہ جسے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"وہ قوم کبھی کامیاب نہیں ہوگی کہ جنہوں نے اپنے معاملات کسی عورت کے سپرد کر دیے"۔

اور انہی شرکیہ قوانین کی وجہ سے مسلمان معاشروں میں ایسی شیطانی جماعتیں معرض وجود میں آئیں کہ جو فکری اور واقعاتی طور پر اسلام سے خارج ہیں اور جو دین کے خلاف جنگ کرتیں اور الحاد وفساداور برے کاموں کو فروغ دے رہی ہیں۔ اور انہی شرکیہ قوانین کی وجہ سے قاضی کا عہدہ کہ جس کے لیے اسلام نے ذکوریت، علم، عدالت اور امانت کی شرط لگائی ہے اسے یہ خطرناک عہدہ مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی جاہل، فاسق وفاجر عورتوں کے حوالے کیا جاتا ہے اور ایسی قوم کے بارے میں ہمارے رسول ﷺ کا یہ فرمان سچ ثابت ہوا کہ:

"جب معاملہ (حکمرانی) کسی نااہل کے سپرد کر دیا جائے تو پھر قیامت کا انتظار کریں"۔

ان شرکیہ وطنی قوانین کے ساتھ یہاں غیر ملکی حکومتوں کے ایسے قوانین کی بھی بھرمار ہے کہ جو یہود ونصاری کے نظریات کی گندگی ہے جو کہ اسلام، مسلمانوں اور ان کی شریعت کے خلاف جگہ جگہ ہونے والی عالمی کانفرنسوں، قراردادوں اور وصیتوں کے ذریعے معرض وجود میں آئے۔ اس طرح مسلمانوں کے معاملات ضائع ہوگئے اور وہ رُسواکن عذاب اور حیرت کے تیہ میں غرق ہوگئے اور انہیں فقر نے جھنجھوڑ کے رکھ دیا اور آج وہ میدانوں اور سڑکوں پر نکل کر اپنی مصیبت اور تکالیف کا رونا روتے ہیں جبکہ کوئی ان کی مدد کرنے والا نہیں ماسوائے جھوٹے وعدوں اور مُرتدوں کی جانب سے خبیث خواہشات کہ جن کے ذریعے وہ مسلمانوں کے جذبے کو ختم کرنے اور اپنے لیے ان کی ولاء (دوستی) کی ضمانت لیتے اور ان کے ضمیروں کو مُردہ کرتے ہیں۔

یہ فساد نتیجہ تھا مسلمانوں کے معاملات سے اللہ تعالیٰ کی شریعت اور کتاب وسنت کے حاملین کا امت کے معاملات کی ذمہ داری سے معزول کرنے کا تاکہ اس طرح ان (حکمرانوں) کے لیے اپنی شہوات وخواہشات وبرائیوں کے لیے

میدان کھلا رہے۔ لہذا امت کے آئمہ اور ان کے داعی کسی وادی میں تھے تو مسلمان کسی اور وادی میں ہیں۔ جی ہاں آئمہ مرتدوں کی حکومتوں درہم ودینار کے غلام، منصب وماہانہ وظیفے کے قیدی بن گئے نہ تو کوئی نصیحت کرتے ہیں اور نہ کسی چیز پر بازپرس کرتے ہیں نہ برائی کا انکار کرتے اور نہ ہی امت کے حالات کو جانچتے ہیں اور ان کی مساجد علم ودولت سے خالی گھر بن گئے اور مرتدوں کے جلّادوں کی نگرانی میں جیلوں کی شکل اختیار کر گئیں۔ اُمت نے اپنی عزت ومجد اور کرامت وسرداری صہیونی صلیبی سازش کے تحت کھو بیٹھی۔

اور اللہ رحم فرمائے ہمارے سلف صالح علماء کرام پر کہ جنہیں ان کی امت نے شرک وکفر کا اور ظلم وباطل کا مقابلہ کرتے دیکھا۔ جنہوں نے اسلام کی قوت اور مسلمانوں کی عزت کو غالب کیا اور اس شفاف شریعت اسلامی کی حقیقت کا دفاع کیا اور زندگی کے مختلف مسائل اور آفتوں اور مصیبتوں میں حق کو واضح کیا اور حکام کی بازپرس کی اور ان کے برے افعال پر اعتراض کیا اور ان کے انعامات لینے سے انکار کیا اور اپنے اصولوں پر صلابت شجاعت دکھائی۔ کہ جس کی وجہ سے اُس وقت کے حکمران اپنی خواہشات کے نفاذ کے لیے شریعی علماء کو مسخّر نہ کرسکے اور اپنی تمام تر قوت وشدّت اور خوف کے باوجود وہ ان علماء کو اپنے قافلے اور اپنی غلطیوں کا ہم رکاب ہونے کا پابند نہیں کرسکے لہٰذا مسلمانوں کا حکمران اور اس کے کارندے اس وقت حکومتی معاملات سرانجام دیتے وقت اللہ تعالیٰ کی شریعت سے انحراف کرنے سے ڈرتے تھے لہٰذا شریعت کے حامل افراد سے لوگ محبت کرنے لگے اور ان سے تعلق رکھنے لگے اور یوں سب کی زندگی آسان ہوگئی۔

لہٰذا اے ہمارے معزز بھائیو اور بیٹو۔۔۔! جان لو کہ آپ کا آج اپنے مجاہد بھائیوں کے ساتھ کھڑا ہونا، صحیح توحید کی خالص دعوت اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر شمار ہوگا۔ اور فساد کو اصلاح میں اور کمزوری کو طاقت میں بدلنے کا شرعی راستہ ہے۔ اسی طرح اسے آپ کی طرف سے انبیاء اور رسل علیہم السلام کے راستے پر چلنا شمار ہوگا۔ کیا آپ نہیں جانتے کہ طاغوت کی اللہ کے ساتھ یا اس کے بغیر عبادت ہی پوری تاریخ میں اُمتوں اور اللہ کے رسولوں علیہم السلام کے درمیان ہونے والے معرکے کا محور تھی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ فَمِنْهُمْ مَنْ هَدَى اللَّهُ وَمِنْهُمْ مَنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ﴾۔(النحل ۳۶)

ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ (لوگو!) صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے سوا تمام معبودوں (طاغوت) سے بچو۔ پس بعض لوگوں کو تو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور بعض پر گمراہی ثابت ہو گئی۔

لہٰذا آج ہمیں اپنے دین میں کسی بناوٹی عالم کی ضرورت نہیں کہ جو وحی کی نصوص (دلیلوں) کو توڑے مروڑے اور اسے اپنے موضوع سے پھیر کر ہمیں اسلام و کفر کی پہچان کرائے یا ہمیں عبادت یا طاغوت کے بارے میں بتائے۔ کیونکہ طاغوت جیسا کہ امام ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "اعلام" میں بتایا کہ:

"ہر وہ بندہ کہ جو اپنی حد سے تجاوز کر کے معبود، متبوع یا مطاع بن جائے، سو ہر قوم کا طاغوت وہ ہے کہ جس سے وہ اللہ اور اس کے رسول کے علاوہ فیصلے کرواتے ہیں یا اس کی اللہ کے علاوہ عبادت کرتے ہیں یا اس کی اتباع اللہ کی طرف سے نازل کی گئی بصیرت کے بغیر کرتے ہیں یا اس معاملے میں اُس کی اطاعت کرتے ہیں کہ جس کے بارے میں وہ نہیں جانتے کہ یہ اللہ کی اطاعت ہے"۔

لہٰذا مغرب اسلامی اور دیگر مسلمان ممالک میں کتاب و سنت کے حامل ہمارے معزز بھائیو اور بیٹو۔۔۔! کیا آپ نہیں جانتے کہ جب انبیاء کے پیروکاروں میں حق مبین کے سلسلے میں آیات بیّنات کے لیے اختلاف ہوا تو ان میں سے اہل استقامت نے اہل بدعت و انحراف اور گمراہ لوگوں سے لڑائی کی اور اس کا ذکر اللہ عزوجل کے اس فرمان میں ہے:

﴿وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ ...... وَلَكِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ﴾ (البقرۃ ۲۵۳)

اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ان کے بعد والے اپنے پاس دلیلیں آجانے کے بعد ہرگز آپس میں لڑائی بھڑائی نہ کرتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

لہٰذا یہ تو اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ اسلام سے منحرف لوگوں کا تلواروں سے مقابلہ کیا جائے تاکہ معاملات سیدھے درست ہوں۔ اور اس سلسلے میں کسی بندے کا اللہ تعالیٰ کی شریعت کے نفاذ اور مکمل طور پر سپردگی اور اطاعت کے بغیر دین اسلام کی طرف نسبت کرنے کا کوئی اعتبار نہیں۔ اور جو شخص حق مبین سے منحرف ہوتا ہے وہی لڑائی (جنگ) کا تاوان اور اس کے نتیجے میں ہونے والے خون خرابے اور اموال وعزتوں کے پامال ہونے کا ذمہ ہوتا ہے۔ آج آپ لوگ دیکھ رہے ہیں کہ یہودیوں اور صلیبیوں کے آلہ کار مسلمانوں کے سینوں پر بیٹھے عیش کر رہے ہیں مکمل حمایت ونگرانی میں۔ ایسے لوگوں کے ساتھ کیا حل ہونا چاہیے ماسوائے ان کے قتل اور زمین کو ان کے افکاروبدترین نظریات اور برے اخلاق سے پاک کیا جائے۔

جی ہاں عزت مند مسلمانوں پر اپنے دین واموال اور عزتوں کے لیے لڑنا متعین ہو چکا ہے تاکہ کفر کو ایمان کے ساتھ دھکیلا جائے۔ کیونکہ زمین، کفر وضلالت اور گمراہی سے درست نہ ہو گی۔ اور نہ ان مفسد لوگوں میں سے کسی منحرف، گمراہ کا یہ دعوی فائدہ مند ہے کہ وہ محمد ﷺ کے پیروکاروں میں سے ہے۔ لہٰذا باطل کے دعویداروں کے خلاف جہاد ہی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا لبّ لباب ہے اور یہود ونصاری اور ملحدوں کے مناہج کے پیروکاروں سے زیادہ سخت منکر کوئی نہیں۔ لہٰذا جہاد کی غرض وغایت ہی دین کی اقامت ہے لہٰذا اے ہمارے بھائیو اور بیٹو۔۔! جہاد۔۔۔۔ جہاد۔۔۔۔ لڑائی۔۔۔ لڑائی۔۔۔۔

اے سورہ بقرہ والم عمران والنساء والمائدہ والانفال اور سورہ التوبہ والو۔۔! جس حق کا آپ کو علم ہو گیا ہے اس پر عمل کرو کیونکہ علم، عمل کا نام ہے۔ لہٰذا صحیحین میں نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت وارد ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"قرآن اور اس کے وہ اہل کہ جو دنیا میں اس پر عمل کرتے تھے آئیں گے اور اس (قرآن) کے آگے سورہ البقرہ اور آل عمران ہوں گے"۔

اور عمر رضی اللہ عنہ سے صحیح ثابت ہے کہ انہوں نے کہا کہ:

"بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس کتاب (قرآن پاک) کے ذریعے کئی قوموں کو عزت ورفعت عطا فرمائیں گے جبکہ کئی دوسروں کو ذلیل ورسوا کریں گے"۔

اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

"اگر قرآن کے حامل افراد اسے اس کے حق کے اور اس کے شایان شان طریقے سے اپنائیں تو اللہ تعالیٰ ضرور انہیں محبوب بنادیتا لیکن انہوں نے اس کے ذریعے دنیا طلب کی تو اللہ نے انہیں ناپسندیدہ بنادیا اور وہ لوگوں کی نظروں سے گر گئے"۔

لہٰذا ہمارے اس زمانے میں تمام مسلمان ملکوں میں جہاد متعین ہو چکا ہے۔ تاکہ مفسد اور مشرکوں کے آلہ کاروں سے لڑائی کے ذریعے حکمرانی چھین کر اہل علم شرعی اور امانت وصداقت واصلاح والوں کے حوالے کیا جائے۔ اور اسلامی مملکت نبوی منہج پر استوار ہو (اللہ کے حکم سے) اور مجرموں پر ان کے یہ ضعیف تخت گر جائیں جیسا کہ مولائے عزوجل نے ہمیں اپنے اس فرمان میں بتایا:

﴿قَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَأَتَى اللَّهُ بُنْيَانَهُمْ مِنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَأَتَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ﴾ (النحل ۲۶)

ان سے پہلے لوگوں نے بھی مکر کیا تھا' (آخر) اللہ نے (ان کے منصوبوں) کی عمارت کو جڑ سے اکھیڑ دیا اور ان (کے سروں) پر (ان کی) چھتیں اوپر سے گر پڑیں' اور ان کے پاس عذاب وہاں سے آگیا جہاں کا انہیں وہم وگمان بھی نہ تھا۔

لہٰذا دین کی سربلندی اور اللہ کے کلمے کو زمین میں بلند کرنے اور باطل اور اس کے ماننے والوں کو روکنے کے لیے جہاد کا تعاون کرنا ہر مسلمان پر متعین طور پر واجب ہوتا ہے اور ہم آپ سے بھی وہی کہتے کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے روز لوگوں سے کہا تھا اور اسے مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بدر کے روز فرمایا:

"اس جنت کے لیے اٹھو کہ جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔ تو عمیر بن الحمام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یارسول اللہ جنت جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں!

کیاآپ اس وقت اپنے رب سے نہیں شرمائے کہ جب آپ نے اہل جہاد کو بے یارومددگار چھوڑا؟ کیا اپنے رب سے نہیں ڈرتے کہ جب آپ نے اس کے دین کی نصرت سے تاخیر کی؟ اور آپ کے لیے بڑے عیب اور عار کی بات ہے کہ آپ مغرب اسلامی میں سعادت مندوں اور صالحین اور کتاب وسنت کے حاملین کے قافلے سے پیچھے رہو کہ جنہوں نے تاریخ کے ان مراحل کو مسلمانوں کی فتوحات میں جہادی کارناموں سے سجادیا۔ جب آئمہ داعی، قاضی، فقہاء اور طالبعلم غزووں، جہاد اور شہادت ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے تھے۔ اس طرح میدان معرکہ عام سپاہی، قائدین، امراء، داعی، قاضی اور اَمر بالمعروف ونہی عن المنکر کے کارندے سب شامل ہوتے۔ تو اللہ نے ان کے ذریعے لوگوں کو بندوں کی بندگی سے نکال کر رب العباد کی بندگی میں ڈالا اور صلیبیوں اور بُت پرستوں کی طاقت وشوکت ٹوٹ گئی۔ والحمدللہ۔

اور ہمارے اس زمانے میں مساجد کے آئمہ واساتذہ، معلمین اور ایسے نوجوان طالبعلم نکلے کہ جن کے دل صحیح عقیدہ اسلامیہ سے لبالب تھے اور انہوں نے علم اور سلفی دعوت کے علماء سے تربیت حاصل کی تھی لہٰذا انہوں نے بڑی شجاعت کے ساتھ وسائل کی کمی کے باوجود بندوق اٹھائی اور یہود ونصاریٰ کے ایجنٹ حکمرانوں کے خلاف جہاد کا آغاز کیا اور انہوں نے اللہ کے دین کی نصرت اور اللہ رب العالمین کی شریعت کی واپسی کے لیے اپنی روحوں کی قربانی دی۔

اب آج بھی مغرب اسلامی میں تنظیم قاعدۃ الجھاد کی قیادت میں یہ جہاد بخیر وخوبی اپنے راستے پر چل رہا ہے اور دلوں اور گھروں میں جگہ بنا رہا ہے اور روز بروز افریقی صحراؤں اور جنگلوں میں پھیل رہا ہے اور اس کے بہادر اور جوان اللہ کے فضل وکرم سے انتہائی قوت وارادے کے مالک ہیں۔

﴿ فَمِنۡهُمۡ مَنۡ قَضَى نَحۡبَهُ وَمِنۡهُمۡ مَنۡ يَنۡتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبۡدِيلًا﴾ (الاحزاب۔۲۳)

اور بعض نے تو اپنا عہد پورا کر دیا اور بعض (موقعہ) کے منتظر ہیں اور انہوں نے کوئی تبدیلی نہیں کی۔

اس کے برعکس کہ جو دعوے ان کے دشمن اور جہاد سے پیچھے بیٹھ رہنے والے کرتے ہیں۔

سوائے اللہ کی شریعت والو۔! جلدی کرو اَفضل ترین عبادت کی طرف صالحین کی عبادت کی طرف۔۔۔۔! تاکہ آپ کے قدم بھی اس سے غبار آلود ہوں اور آپ بھی اپنے نبی ﷺ کے اس وعدے میں سے حصہ پاؤ:
"انہیں آگ نہیں چھوئے گی"۔

چلے آؤ۔۔۔ تاکہ آپ کی آنکھیں بھی لڑائی کے مورچوں کے پہرے میں شب بیداری کریں اور آپ یوں بھی" یوم فزع الاکبر" سب سے خوفناک مصیبت سے خود کو محفوظ بنالیں۔

آجاؤ۔۔۔ تاکہ آپ کے خون بھی اللہ کی راہ میں بہیں کہ جن کے ساتھ آپ اپنے رب سے جاملو اور ان کا رنگ زعفران جیسا اور خوشبو کستوری جیسی ہو۔

آؤ۔۔۔! تاکہ جنت کی اُن حور عین الحسان کا حق مہر ابھی سے ادا کرو کہ جنہیں آپ سے قبل نہ تو کسی انسان نے چھوا ہوگا اور نہ کسی جن نے اور وہ تو گویا کہ الیاقوت والمرجان (یعنی یاقوت مونگے) کی طرح ہوں گیں۔ اپنی زندگیوں کی اس فرصت کو فانی لذتوں اور شہوتوں میں ضائع نہ کریں۔ اے اہل قرآن وحدیث اور اہل متون واسانید اور اہل فقہ واصول وغیرہ آپ پر یہ بات واجب ہوگئی ہے کہ آپ اٹھیں اور امت کے نوجوانوں کو غائب فریضہ جہاد کے بارے میں بتائیں اور سمجھائیں تاکہ شرک وردّت کے خلاف معرکہ ایمان اور شریعت رحمن پرچم تلے شیطان پرچم یہود ونصاری کے خلاف معرکے کے لیے مکمل مسلح تیاری کریں۔

لہٰذا جلد از جلد عزت وشرف کے درجوں اور پہرے کی خندقوں اور لڑائی کے میدانوں، پہاڑوں، صحراؤں، وادیوں میں اپنے مجاھد بھائیوں کی صفوں میں شامل ہوجاؤ تاکہ ملحدوں، مرتدوں اور ان کے کارندوں کے عرشوں کو گرایا جائے اور ہمارے اسلام کے خلاف سازشیں کرنے والے یہودیوں اور صلیبیوں کے منصوبوں کو ناکام بنایا جائے اور بُری عاقبت ہے ظالموں کی۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَيَنصُرَنَّ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ﴾(الحج ۴۰)

جو اللہ کی مدد کرے گا اللہ بھی ضرور اس کی مدد کرے گا بیشک اللہ تعالیٰ بڑی قوتوں والا بڑے غلبے والا ہے۔

یہ اور تمام عزت تو اللہ کے لیے اور اس کے رسول کے لیے اور مومنوں کے لیے ہے یا اللہ ہم تیرے لیے اسلام لائے اور تجھ پر ایمان لائے اور تجھ پر ہم نے بھروسہ کیا اور تیری طرف ہی ہم نے رجوع کیا اور ہم تیرے نام کے ساتھ جھگڑے اور تجھے اپنا حاکم تسلیم کیا، سو تو ہمارے اعلانیہ اور پوشیدہ گناہوں کو معاف فرمادے اور جو ہم نے پیچھے چھوڑا اور جو آگے بھیجا۔ ہمارا تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہی ہمارا مولا ہے اور تو کیا اچھا مددگار اور کیا ہی اچھا دوست ہے۔

وصلی اللهم وسلم وبارك علی نبيك ورسولك محمد وعلی آله وصحبه اجمعين۔



مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان
Website: http://www.muwahideen.co.nr
Email: salafi.man@live.com